

143240- کیا تہجد اور قیام اللیل میں فرق ہے؟

سوال

قیام اللیل اور تہجد میں کیا فرق ہے؟ اور ان نمازوں کو پڑھنے پر کتنا اجر ملتا ہے؟

پسندیدہ جواب

"الموسوعة الفقهية الكويتية" (117/34) کے مطابق قیام اللیل یہ ہے کہ: "نماز، تلاوت قرآن، اور ذکر الہی جیسی دیگر عبادات میں رات گزارنا یا رات کا کچھ حصہ گزارنا چاہے ایک لمحہ ہی ہو، نیز یہ شرط نہیں ہے کہ رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزاریں۔

مراقی الفلاح میں ہے کہ: قیام اللیل کا مطلب یہ ہے کہ رات کا بڑا حصہ اطاعت گزاری میں مشغول رہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ: رات کی کسی گھڑی میں قرآن پڑھے، یا حدیث سنے یا نوافل پڑھے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔ "مختصر اختتام شد

جبکہ تہجد: صرف رات کی نماز پر بولا جاتا ہے، کچھ اہل علم نے تہجد کے لئے شرط لاگو کی ہے کہ رات کو سونے کے بعد جو نماز پڑھی جائے وہ تہجد کہلاتی ہے۔

حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

"تم میں سے کوئی رات کو صبح تک قیام کر کے یہ سمجھتا ہے کہ اس نے تہجد پڑھی ہے، تہجد تو یہ ہے کہ تھوڑی دیر سونے کے بعد نماز پڑھی، پھر دوبارہ سونے کے بعد اٹھ کر پڑھی جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی ہی تھی۔"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ "التلخیص البخیر" (35/2) میں لکھتے ہیں کہ: "اس اثر کی سند حسن ہے، اس کی سند میں ابوصالح جو کہ لیث کے کاتب تھے اس میں معمولی کمزوری ہے، نیز اس اثر کو طبرانی نے بھی روایت کیا ہے، لیکن طبرانی کی سند میں ابن لہیعہ ہے، تاہم اس کی روایت سابقہ روایت سے تقویت حاصل کر لیتی ہے" ختم شد

توان تفصیلات سے معلوم ہوا کہ قیام اللیل کا مفہوم تہجد کے مقابلے میں وسیع اور عام ہے؛ کیونکہ قیام اللیل میں نماز اور دیگر عبادات سب شامل ہیں، اسی طرح سونے سے پہلے یا بعد کی نماز بھی شامل ہے۔

جبکہ تہجد کا لفظ نماز کے ساتھ خاص ہے، اور اس بارے میں دو موقف ہیں: پہلا یہ کہ: یہ رات کی کسی بھی نماز پر بولتے ہیں، یہ اکثر فقہانے کرام کا موقف ہے۔

دوسرا موقف یہ ہے کہ: رات کو سونے کے بعد اٹھ کر پڑھی جانے والی نماز تہجد کہلاتی ہے۔

اس بارے میں مزید کے لئے آپ الموسوعة الفقهية (232/2) دیکھیں۔

امام قرطبی رحمہ اللہ نے: ﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ نَافِلَةً لَّكَ عَمَّا أَنْ يَبْتَغِيَ رَبَّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾۔

ترجمہ: رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں یہ آپ کے لئے زائد عمل ہے عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود پہ کھڑا کرے گا۔ [الإسراء: 79] کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

"لفظ تہجد، عربی کے لفظ جہود سے ماخوذ ہے، جو کہ اضداد میں سے ہے، یعنی جہد کہہ کر سونا، اور جاگنا دونوں ہی مراد لیے جاتے ہیں، جیسے کہ شاعر کا شعر ہے کہ :
الْأَزَارَتْ وَأَهْلُ مِثْلِي جُودٌ وَلَيْتَ خَيَالًا بِمِثْلِي لُيُودُ

ترجمہ : وہ کیوں نہ ملنے آئی حالانکہ اہل مِثْلِی بیدار تھے، کاش کہ اس کا خیال ہی مِثْلِی میں آ جاتا۔

الْأَطْرَقَتِ وَالرَّفَاقُ جُودٌ فَبَاسَتْ بَعْلَاتِ النِّوَالِ تَجُودُ

وہ رات کے وقت ہمیں ملنے کیوں نہ آئی کہ ساتھی سوئے ہوئے تھے اور وہ ساری رات وصال کی بیماری میں سخاوت کرتی۔

تو اس لیے جہد اور تہجد کے دو معنی ہیں : سونا اور بیدار ہونا۔

عربی لغت میں تہجد تھوڑی دیر سو کر اٹھنے کو کہتے ہیں، پھر بعد میں یہ نماز کا نام بن گیا؛ کیونکہ اس نماز کے لئے بیدار ہوا جاتا ہے، تو لغوی معنی سے مناسبت یہ ہوگی کہ اس نماز کے لئے سو کر اٹھتے ہیں، یہ معنی الاسود، علقمہ، عبدالرحمن بن الاسود اور دیگر نے بیان کیا ہے۔

اسماعیل بن اسحاق قاضی نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں : تم میں سے کوئی رات کو صبح تک قیام کر کے یہ سمجھتا ہے کہ اس نے تہجد پڑھی ہے، تہجد تو یہ ہے کہ تھوڑی دیر سونے کے بعد نماز پڑھی، پھر دوبارہ سونے کے بعد اٹھ کر نماز پڑھی جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی ہی تھی۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ الجہود کا معنی نیند ہے، تو "تہجد الرجل" اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی آدمی رات کو بیدار ہو، اور نیند کو اپنے آپ سے ہٹا دے، پھر رات کو نماز پڑھنے والے کے لئے بھی عربی زبان میں لفظ "متجد" بولتے ہیں؛ کیونکہ تہجد پڑھنے والا نیند کو اپنے آپ سے بھگا کر نماز ادا کرتا ہے۔ "ختم شد
"تفسیر القرطبی" (307/10)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا :

"نماز تراویح، قیام اور تہجد میں کیا فرق ہے؟ ہمیں اس بارے میں فتویٰ عنایت فرمائیں، اللہ آپ کو اجر سے نوازے"

تو انہوں نے جواب دیا کہ :

"رات کی نماز کو تہجد کہتے ہیں، اور اسی کو قیام اللیل بھی کہتے ہیں، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : ﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَسُجِّدْ لَهُ نَافِلَةً﴾ ترجمہ : رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں یہ آپ کے لئے زائد عمل ہے [الاسراء : 79]

ایک اور مقام پر فرمایا : ﴿يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ الَّذِي إِذَا قِيلَ لَهُ سَلِّمْ عَلَيْهَا أَلَّا يَغْلِبَ عَلَيْهَا مِنَ الضُّلَّةِ﴾ ترجمہ : اے چادر اوڑھنے والے * تھوڑے وقت کے علاوہ رات قیام کریں [الزلزل : 1، 2]
اسی طرح سورت ذاریات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے متقی بندوں کے بارے میں فرمایا : ﴿أَنذَرْنَاهُمْ أَنَّا إِنَّمَا نُمَلِّئُهُمْ بِرَبِّهِمْ وَأَنَّمَا نُفَخُّهُمْ أَوْ لَا نُفَخُّهُمْ أَلَّا يَحْمِلُوا فِيهِمُ اللَّيْلُ نَافِلَةً﴾ ترجمہ : جو کچھ ان کا پروردگار انہیں دے گا وہ لے رہے ہوں گے۔ وہ اس دن کے آنے سے پہلے نیکو کار تھے [16] وہ رات کو کم ہی سویا کرتے تھے۔ [الذاریات : 16، 17]

جبکہ تراویح کا لفظ علمائے کرام کے ہاں رمضان میں رات کے ابتدائی حصے میں پڑھے جانے والے قیام اللیل پر بولا جاتا ہے، اس میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ اس کی رکعات قدرے ہلکی ہوں لمبی نہ ہوں، اس کو تہجد کہنا بھی جائز ہے، اور اسی طرح قیام اللیل بھی کہہ سکتے ہیں، اس میں کوئی اختلاف والی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ "ختم شد

"فتاویٰ شیخ ابن باز" (317/11)

قیام اللیل کے ثواب اور فضیلت کے لیے آپ سوال نمبر: (50070) کا جواب ملاحظہ کریں۔

نیز قیام اللیل کے لئے معاون اسباب جاننے کے لئے آپ سوال نمبر: (3749) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم